

اس شعر میں بظاہر عشق و حسن اور عاشق و محبوب کا اتحاد ثابت کیا ہے اور اشارہ اس قصے کی طرف ہے کہ ایک مرتبہ لیلیٰ کی فصد لی گئی تھی، تو دستِ مجنوں کی رگ سے خون جاری ہو گیا تھا۔ اسی پر کسی نے کہا تھا:

لوائی فصد لیلیٰ نے رگِ مجنوں سے خون آیا

محبت کے لیے لازم ہے اظہارِ اثر ہونا

۳۔ مشرح: مجلس گرم ہوئی، جس کے لیے شمع کا جلنا لازم تھا۔ شمع جلی تو پروانے آئے۔ جامِ شراب کا دور شروع ہو گیا۔ کشتی مے چلنے لگی۔ شاید پروانے کا پڑا اُس کشتی کے لیے بادبان بن گیا۔

شعر کا مفہوم یہی ہے، باقی مرزا نے لفظوں کا ایک عجیب و غریب طلسم باندھنے کی کوشش کی ہے، جس میں کوئی حُسنِ نظر نہیں آتا۔ شراب کی کشتی وہ ہوتی ہے، جس میں شراب کی بوتلیں رکھ کر حوض کے اندر چلا دیتے ہیں تاکہ ارد گرد بیٹھے ہوئے تمام میکشوں تک شراب پہنچ جائے۔ کشتی کے لیے بادبان کا ہونا ضروری ہے اور مرزا نے کشتی مے کے لیے پروانے کا پر تلاش کیا۔ مجلس کی گرمی کا ایک لازمی جزو شمع ہے۔ شمع پر پروالوں کا آنا لازم ہے اس طرح مختلف چیزیں جوڑ کر ایک منظر پیدا کر دیا ہے۔

۴۔ لغات - پرفشانی: پڑ پھڑ پھڑانا، اس کے معنی پروں کا

گرجانا بھی ہیں۔

مشرح: پڑ پھڑ پھڑانے کا جو ذوق و شوق ہے، اس کا ظلم و جور بیان کرنے کی قدرت مجھ میں کہاں ہے؛ کیونکہ اڑنے سے پہلے ہی میرے شہپر کی قوت رخصت ہو گئی، یعنی میں ایک معمولی حُبت بھی نہیں کر سکتا۔ دل میں اڑنے کا ذوق یقیناً بے حد ہے، لیکن وہ ذوق ساتھ نہیں دیتا اور میں بے بس ہوں، یہی اس کا ظلم ہے۔

کسی شے کا ذوق و شوق ہو، مگر طاقت و استطاعت ساتھ نہ دے تو،